

سماحت انجام نے انجارات میں ایک خبر پڑھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عنقریب غروب آفتاب کے تھوڑی دیر بعد چاند کو مکمل طور پر گرہن لگے گا اور اس سے تین دن پہلے سورج کو بھی گرہن لگے گا اس مقالہ میں مضمون نگار نے اسباب خوف اور اس کی ابتداء و انتہا کے بارے میں نہایت شرح و بسط سے لکھا ہے جس سے درج حالت کے بعد زہن میں کوئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

1- سورج اور چاند کو گرہن لکھا ایک طبعی بات ہے کیونکہ فلکی رصدگاہوں کے ماہرین اس کے وقوع پر ہونے سے بھی کئی دن پہلے بتا دیتے ہیں۔ اور یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ کس وقت گرہن شروع ہو کر کس وقت تک رہے گا اور نہایت تحقیق و حدیث کے ساتھ یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ سورج یا چاند کا کتنا حصہ گرہن کی ذمیں آتے گا؟

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے جسکے صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حالت خوف میں نماز پڑھیں اور فرمایا کہ اس حالت میں پڑھو جتی کہ اللہ تعالیٰ گرہن کو صاف کر دے۔

3- صحیح بخاری میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ خوف کے وقت ہمیں غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

4- اتفاق الباری "میں حدیث ہے کہ "سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ لپٹنے بندوں کو ڈرایا ہے۔" تو سوال یہ ہے کہ سورج اور چاند گرہن سے لوگ کیوں ڈریں کیونکہ یہ تو ایک طبعی چیز ہے۔ ہو رونما ہونے سے پہلے بھی معلوم کی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمة الله وبركاته!
الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد:

پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ سورج اور چاند گرہن اس لئے لکھتا ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ لپٹنے بندوں کو ڈرایا چاہتے ہیں اور یہ ترغیب دیتا چاہتے ہیں کہ اس کے بندے ان نشانیوں کو دیکھ کر اس سے ڈریں اور اس کے ذکر و طاعت کی طرف لپیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ سورج اور چاند کو گرہن کسی کی موت و جیات کی وجہ سے نہیں لکھا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ لپٹنے بندوں کو ڈرایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذارہ تم اخوف فارمولی ڈکراشا و دنواہ (صحیح بخاری)

"جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور رعاء کرو جتی کہ گرہن صاف ہو جائے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

اذارہ تم ذکر فسلوا و عاجی سخت، ہم (صحیح بخاری)

"جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو اور رعاء کرو جتی کہ گرہن صاف ہو جائے۔"

اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کہریاں بیان کرنے غلاموں کو آزاد کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ شریعت کا حکم ہے کہ اس موقع پر نماز۔ زکر۔ استغفار۔ صدقہ۔ غلاموں کو آزاد کرنے خوف الہی اور اس کے عذاب سے ڈلنے کو اختیار کیا جائے۔ گرہن کا حساب سے معلوم ہو جانا اس امر سے مانع نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ لپٹنے بندوں کو ڈرانے کرنے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس نے ان نشانیوں کو پیدا کیا اور اسی نے ان کے لئے اس باب کو ترتیب دیا ہے جیسے کہ سورج چاند اور ستارے مخصوص اوقات میں طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے بھی ہیں۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس باب کو بھی تصریح فرمایا ہے۔ جن کے پوش نظر مبارہ میں فلکیات گرہن کو معلوم کر لیتے ہیں۔ تو ان کا ان اس باب سے گرہن کو معلوم کر لینا اس امر سے مانع نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی نشانیاں ہیں۔ جھیں اللہ تعالیٰ لپٹنے بندوں کو ڈرانے کرنے دیکھتا ہے۔ جس طرح سورج چاند ستارے گری اور سردی یہ سب بھی اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان میں بھی تجویض و تجزیہ کا پڑھو۔ ان سے بھی تجویض و تجزیہ کا پڑھو۔ ان نشانیوں کو بھی اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ بندے لپٹنے بندوں سے ڈریں لپٹنے دل میں اس کا خوف پیدا کریں اس کے حکم کے مطابق زندگی بسر کریں اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان کو محظوظیں۔

آسمان میں خوف اور کسوف وغیرہ کی جو نشانیاں ہیں۔ ماہرین فلکیات اور حساب دانوں کا انہیں معلوم کر لینا اور اکثر ویشنو وہ ان کے اسباب ہی سے انہیں معلوم کرتے ہیں۔ اس امر سے مانع نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ حساب تو غلط بھی ہو سکتا ہے ماہرین فلکیات کو بھی غلط لگ سکتی ہے بھی اس کا حساب درست بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر اسے حساب و فلکیات میں مہارت حاصل ہو۔ تو اکثر ویشنو صورتوں میں اس کا اندازہ درست ہوتا ہے۔ تو اسے علم غیب نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ خوف اور کسوف کے اسباب معلوم میں جھیں ماہرین فلکیات سورج اور چاند کی حرکت اور ان کی منازل سے معلوم کر لیتے ہیں۔ اور اس منزل کو بھی معلوم

کلیتیں۔ جس میں خوف و کسوٹ رونما ہونا ہو تو یہ اس بات سے مانع نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے نسلپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو حکم دیا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈراجائے صدقہ و خیرات کیا جائے یا اس طرح کے دیگر امور بجالائے جائیں کہ ان سب امور میں بندگان الٰہی کی مصلحت ہے کہ وہ اس سے ڈریں اس کے خوف کو لپنے والوں میں جگہ دیں اور صراط مستقیم پر گامزد رہیں اور حساب سے اس کا معلوم ہو جانا ان امور سے مانع نہیں ہے۔

حمد لله رب العالمين

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 444

محمد فتویٰ

